



سوال

(102) نماز جنازہ غائبانہ کے متعلق شرعی فیصلہ کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز جنازہ غائبانہ کے متعلق شرعی فیصلہ کیا ہے، نماز جنازہ کی ترکیب اور اس میں کیا کیا پڑھنا چاہیے، نماز جنازہ بہ آواز (جہری) بہتر ہے، یا سری اور مخفی پڑھنا، مدلل و بحوالہ جواب سے ملاحظہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بخاری اور دیگر کتب حدیث میں ہے کہ جشہ کا بادشاہ اصمہ اپنے دیس میں فوت ہو گیا، اس کی وفات کی خبر جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کو مدینہ طیبہ میں دی، آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھو، پھر سب کو ساتھ لے کر میدان عید گاہ تشریف لے گئے، اور چار تکبیروں سے جنازہ غائبانہ پڑھا، یہ ظاہر ہے کہ اصمہ جشہ میں فوت ہوا، اُس کی میت وہی تھی، اور حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز جنازہ پڑھی، جشہ اور مدینہ میں سینکڑوں میل کا فاصلہ ہے، اس حدیث سے میت کے لیے نماز جنازہ غائبانہ پڑھنا سنت ثابت ہوئی، آنحضرت ﷺ جس کام کو ایک دفعہ کریں، وہ امت کے واسطے قیامت تک سنت ہو جاتی ہے، ہاں اگر آپ صاف فرمادیں کہ یہ کام میرے لیے خاص ہے، تم نہ کرنا تو اور بات ہے، اس جگہ آپ ﷺ نے تخصیص نہیں فرمائی، فرض کرو کہ آپ ﷺ کے لیے جنازہ غائبانہ مخصوص تھا، تو صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے کیسے پڑھی، حنفیہ چونکہ جنازہ غائبانہ کے قائل نہیں ہیں، اس لیے حدیث کی بے جاتاویل کرتے ہیں، نماز جنازہ غائبانہ ادا کرنے کے اولہ نیل الاوطار وغیرہ میں، بکثرت موجود ہیں و نیز احناف نے جو بے جاتاویلات کی ہیں، ان کا بھی اجماعی طرح قلع قمع کر دیا ہے، فی زمانہ بعض علمائے اہل حدیث و باوجودیکہ وہ امور مسنونہ میں بے حد اپنے کو تشدد دیتے ہیں، نماز جنازہ غائبانہ کے منکر ہو گئے ہیں، اور انہیں تاویلات بے جا کے درپے ہیں، جن کو احناف ان سے پہلے کر چکے ہیں، (افسوس) نماز جنازہ میں قرآن باجماع صحیح حدیث سے ثابت صحیح بخاری میں مختصراً اور نسائی اور رشتقی الاخبار میں قدرے تفصیل سے ایک روایت حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے۔

((انہ صلی علی جنازۃ فقراً بفتاۃ الکتاب وسورۃ وجہر فلما فرغ قال ستہ وحق))

”یعنی حضرت ابن عباس نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی، اس میں سورۃ فاتحہ اور سورت جہر سے پڑھی، اور کہا یہ حق اور سنت ہے۔“

اس سے جنازہ کی نماز میں قرآن باجماع ثابت ہوئی، و نیز اگر کوئی قرآن باجماع کرے، تو اس کا ثبوت بھی ہے، چنانچہ تلخیص البیہر میں ہے۔

((السید علی الجنازۃ ان یکبر الامام ثم یقرأ القرآن فی نفسہ الحدیث))



لہذا ہر اور سر دونوں جائز ہیں، فتاویٰ نذیریہ میں دونوں کو جائز کہا ہے، لہذا پہلی تکبیر کے بعد قرآن ہونی چاہیے۔ اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد دعا پڑھنی چاہیے، یہ ترتیب شروع حدیث میں مذکور ہے، جو لوگ جنازہ میں بہر کو منع کرتے ہیں، اور اس پر لڑتے جھگڑتے ہیں، وہ جہالت پر ہیں۔

(الارشاد جدید کرہی جلد نمبر ۹ ش نمبر ۶) (مولانا محمد یونس قریشی دہلوی)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 180-182

محدث فتویٰ